قادیانیوں سے چند سوال

اب تک کسی مرزائی کو ان سوالات کے جواب دینے کی ہمت نہیں ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وتلبیس سے متاثر قادیانی عوام کو کفر وزندقہ کی دلدل سے نکالنے کے لئے ہمیشہ علمأ امت نے نہایت عام فہم انداز میں بات سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ ذیل میں قادیانیوں سے اس سلسلے کے چند سوال کئے جاتے ہیں، جن پر غور وفکر کرنا ان کے لئے ہدایت کا راستہ کھول سکتا ہے!

سوال:۱...... مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ حصہ چہارم میں سورۂ صف کی آیت:۱۰ کے حوالہ سے لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

> ”ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ ص:۴۹۸، ۴۹۹۔ روحانی خزائن ج:۱ ص:۵۹۳)

مرزا کی عبارت غور سے پڑھ کر صرف اتنا بتایئے کہ مرزا نے قرآن کریم کے حوالہ سے جو لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے، یہ سچ تھا یا جھوٹ؟ صحیح تھا یا غلط؟

ایک اہم نکتہ:

مرزا قادیانی، ۱۸۹۱ء تک کہتا رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے، اس کے بعد یہ کہنا شروع کیا کہ وہ مر گئے ہیں، دوبارہ نہیں آئیں گے۔ مسلمان اور قادیانی دونوں فریق اس پر متفق ہیں کہ ان دونوں متضاد خبروں میں ایک سچی تھی اور دوسری جھوٹی۔ اس کے برعکس قادیانی کہتے ہیں کہ پہلی جھوٹی تھی اور دوسری سچی۔

جھوٹی خبر دینے والا شخص جھوٹا کہلاتا ہے۔ لہٰذا دونوں فریق اس پر متفق ہوئے کہ مرزا جھوٹا تھا۔

ایک اور قابل غور نکتہ:

یہ تو آپ نے ابھی دیکھا کہ دونوں فریق مرزا کے جھوٹا ہونے پر متفق ہیں، آیئے اب یہ دیکھیں کہ دونوں میں کون سا فریق مرزا کو ''بڑا جھوٹا'' مانتا ہے۔

مسلمان کہتے ہیں کہ ابتداً سے ۱۸۹۱ء تک مرزا اپنی زندگی کے پچاس برس تک سچ بولتا رہا، آخری سترہ سالوں میں اس نے جھوٹ بولنا شروع کیا۔ اس کے برعکس قادیانیوں کا کہنا یہ ہے کہ مرزا اپنی زندگی کے پچاس برس تک جھوٹ بکتا رہا، اور آخری سترہ سال میں اس نے سچ بولا۔

خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا کے سچ کا زمانہ پچاس سال، اور جھوٹ کا زمانہ صرف آخری سترہ سال۔ اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا کے جھوٹ کا زمانہ پچاس سال اور اس کے سچ کا زمانہ صرف سترہ سال ہے۔

بتایئے! دونوں میں سے کس فریق کے نزدیک مرزا ''بڑا جھوٹا'' نکلا؟

ایک اور لائق توجہ نکتہ:

مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی پچاس سال تک سچ کہتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے، لیکن پھر شیطان نے اس کو بہکادیا اور شیطان کے بہکانے سے یہ کہنے لگا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نہیں آئیں گے بلکہ میں خود مسیح موعود بن گیا ہوں۔ اور قادیانی کہتے ہیں کہ وہ پچاس سال تک جھوٹ بکتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے، پھر اس پچاس سال کے جھوٹے کو اللہ تعالیٰ نے (نعوذ باللہ) مسیح موعود بنادیا۔ کیا کسی کی عقل میں یہ بات آسکتی ہے کہ پچاس سال تک جھوٹ بولنے والا ''مسیح موعود'' بن جائے؟

ایک اور دلچسپ نکتہ:

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مسلمان اور قادیانی دونوں فریق اس پر متفق ہیں کہ مرزا جھوٹا تھا۔ ادھر مرزا کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہے۔ ظاہر ہے کہ جھوٹا آدمی جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا تو وہ ''مسیح کذاب'' کہلائے گا، لہٰذا دونوں فریق اس پر بھی متفق ہوئے کہ مرزا ''مسیح کذاب'' تھا۔

سوال:۲...... مرزا نے مذکورہ بالا کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ چونکہ یہ عاجز مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور چونکہ اس عاجز کو مسیح علیہ السلام سے مشابہت تامہ حاصل ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے اس عاجز کو بھی مسیح علیہ السلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی میں شریک کر رکھا ہے، یعنی حضرت مسیح علیہ السلام ظاہری اور جسمانی طور پر اس پیشگوئی کا مصداق ہیں اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر، چنانچہ مرزا لکھتا ہے:

''لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی

غربت اور انکسار، اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کے رو سے مسیح
کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت
باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا
ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں
نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت
ہے.........سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے
اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداً سے اس عاجز کو بھی
شریک کر رکھا ہے یعنی حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور
جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا
محل اور مورد ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ
ص:۴۹۹۔ روحانی خزائن ج:۱ص:۵۹۳،۵۹۴)

مرزا نے مندرجہ بالا عبارت میں ذکر کیا ہے کہ اس پر مندرجہ ذیل امور ظاہر کئے گئے ہیں:

۱:......مرزا مسیح علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔

۲:......مرزا کو مسیح علیہ السلام سے مشابہت تامہ حاصل ہے۔

۳:......لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی میں ابتداً ہی سے مرزا کو بھی شریک کر رکھا ہے۔

۴:......مسیح علیہ السلام سورۃ الصف کی مذکورہ بالا پیشگوئی کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور مرزا صرف روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل و مورد ہے۔

سوال یہ کہ یہ چار باتیں مرزا پر کس نے ظاہر کی تھیں؟ اللہ تعالیٰ نے یا شیطان نے؟ اور یہ کہ یہ چار باتیں جو مرزا پر ظاہر کی گئیں، صحیح تھیں یا غلط؟ سچی تھیں یا جھوٹی؟

سوال:۳۰......مرزا غلام احمد قادیانی نے مذکورہ بالا کتاب میں اپنے الہام کے حوالہ سے یہ لکھا تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلال کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور یہ کہ مرزا کا زمانہ، حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ کے لئے بطور ارہاص واقع ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا لکھتا ہے:

’’عسی ربکم ان یرحم علیکم و ان عدتم عدنا و جعلنا جھنم للکافرین حصیرا۔ خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے، اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے، یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کردیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا۔ اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کردے گا۔ اور یہ زمانہ اس زمانہ کے لئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے یعنی اس وقت جلالی طور پر خدائے تعالیٰ اتمام حجت کرے گا۔ اب بجائے اس کے جمالی طور پر یعنی رفق اور احسان سے اتمام حجت کر رہا ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ ص:۵۰۵۔ روحانی خزائن ج:۱ ص:۶۰۱،۶۰۲)

مرزا نے مندرجہ بالا عبارت میں اپنے الہام کے حوالہ سے جو دو باتیں لکھیں، یعنی:

ا:......حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔

۲:......اور یہ زمانہ اس زمانے کے لئے بطور ارہاص واقع ہوا ہے۔

سوال یہ ہے کہ مرزا کی یہ دونوں الہامی باتیں سچی تھیں یا جھوٹی؟

سوال:۴......مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے اور اس کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیت اور اپنے الہامات کا حوالہ دیا تھا۔ (جیسا کہ سوال نمبر ۱،۲،۳ میں مرزا کی عبارت آپ پڑھ چکے ہیں) لیکن اعجاز احمدی میں لکھتا ہے کہ میں نے براہین احمدیہ میں یہ عقیدہ خدا کی وحی سے نہیں لکھا تھا۔ مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو:

> ’’اس وقت کے نادان مخالف بدبختی کی طرف ہی دوڑتے ہیں، اور شقاوت سر پر سوار ہے، باز نہیں آتے، کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں، مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے، اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو، اس اقرار میں کہاں لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں؟ اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں؟‘‘

(اعجاز احمدی ص:۶۔ روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۱۲/۱۱۳)

سوال یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں قرآن کریم کی آیت اور مرزا کے الہامات کا جو حوالہ دیا گیا تھا، کیا آپ کے نزدیک یہ خدا کی وحی ہے یا نہیں؟ اگر آپ ان چیزوں کو خدا کی وحی مانتے ہیں تو مرزا کا انکار کرنا جھوٹ ہے یا نہیں؟

سوال:۵......مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ سورۃ الصف کی آیت:۱۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی میں ابتدا ہی سے مجھے بھی شریک کر رکھا ہے۔ (دیکھئے سوال نمبر۲ میں مرزا کی پوری عبارت)۔

اس کے برعکس اعجاز احمدی میں لکھتا ہے کہ براہین احمدیہ میں:

> ''مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ **هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله** (سورۃ الصف:۱۰)۔'' (اعجاز احمدی ص:۷۔ روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۱۳)

مرزا کے یہ دونوں بیان آپس میں ٹکراتے ہیں کیونکہ براہین میں کہتا ہے کہ اس پیشگوئی کا مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس میں شریک کر رکھا ہے، اور اعجاز احمدی میں کہتا ہے عیسیٰ علیہ السلام کا اس پیشگوئی میں کوئی حصہ نہیں، بلکہ میں ہی اس کا مصداق ہوں۔ اور لطف یہ کہ دونوں جگہ اپنے الہام کا حوالہ دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کون سی بات سچی ہے اور کون سی جھوٹی؟ اور کون سا الہام صحیح ہے اور کون سا غلط؟

سوال:۶ ......مرزا قادیانی، اعجاز احمدی میں لکھتا ہے:

> ''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے، اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا، جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے

پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔"

(اعجاز احمدی ص:۷۔ روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۱۳)

اس کے برعکس "آئینہ کمالات اسلام" میں لکھتا ہے:

"و واللہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح ابن مریم، و انی نازل فی منزلہ، و لکن اخفیتہ، نظراً الی تاویلہ، بل ما بدلت عقیدتی و کنت علیھا من المستمسکین، و توقفت فی الاظھار عشر سنین."

(آئینہ کمالات اسلام ص:۵۵۱۔ روحانی خزائن ج:۵ ص:۵۵۱)

ترجمہ:......"اور اللہ کی قسم! میں ایک مدت سے جانتا تھا کہ مجھے مسیح ابن مریم بنادیا گیا ہے، اور میں اس کی جگہ نازل ہوا ہوں۔ لیکن میں نے اس کو چھپائے رکھا اس کی تاویل پر نظر کرتے ہوئے، بلکہ میں نے اپنا عقیدہ بھی نہیں بدلا، بلکہ اسی پر قائم رہا اور میں نے دس برس اس کے اظہار میں توقف کیا۔"

ان دونوں بیانوں میں تناقض ہے۔ اعجاز احمدی میں کہتا ہے کہ بارہ برس تک مجھے خبر نہیں تھی کہ خدا نے بڑی شد و مد سے مجھے مسیح موعود قرار دیا ہے، اور آئینہ کمالات اسلام میں کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! میں جانتا تھا کہ مجھے مسیح موعود بنادیا گیا ہے۔ لیکن میں نے اس کو دس برس تک چھپائے رکھا۔ ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات صحیح ہے اور کون سی غلط؟ کون سی سچ ہے اور کون سی جھوٹ؟

سوال:۷......مرزا، اعجاز احمدی میں لکھتا ہے:

"خدا نے میری نظر کو پھیر دیا، میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے، یہ میری سادگی تھی، جو میری

سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی۔ ورنہ میرے مخالف مجھے بتلادیں کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا، بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا؟ اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا؟'' (اعجاز احمدی ص:۷۔ روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۱۴)

اس عبارت میں مرزا اقرار کرتا ہے کہ اس نے خدا کی وحی کو بارہ برس تک نہیں سمجھا اور خدا کی وحی کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا عقیدہ لکھ دیا۔ سوال یہ ہے کہ جو شخص بارہ برس تک وحی الٰہی کا مطلب نہ سمجھے اور وحی الٰہی کے خلاف بارہ برس تک جھوٹ بکتا رہے، کیا وہ مسیح موعود ہوسکتا ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ کسی شخص کا وحی الٰہی کے خلاف جھوٹ بکنا اس کے جھوٹا ہونے کی عظیم الشان دلیل ہے یا مرزا کے بقول اس کی سچائی کی؟

سوال: ۸...... مرزا، آئینہ کمالات اسلام میں قسم کھا کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود اور مسیح ابن مریم بنادیا تھا، لیکن اس کے برعکس ازالہ ادہام میں کہتا ہے کہ میں مسیح موعود نہیں بلکہ مثیل مسیح ہوں اور یہ کہ جو شخص میری طرف مسیح ابن مریم کا دعویٰ منسوب کرے وہ مفتری اور کذاب ہے، چنانچہ ''علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ'' کے عنوان سے لکھتا ہے:

''اے برادران دین وعلمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہوکر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں، یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کردیا تھا، جس کے شائع کرنے پر سات سال

سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا، میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔''

(ازالہ اوہام ص:۱۹۰۔ روحانی خزائن ج:۳ ص:۱۹۲)

سوال یہ ہے کہ جب مرزا خود کہتا ہے کہ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنادیا ہے تو ازالہ اوہام کی رو سے خود مفتری اور کذاب ثابت ہوا یا نہیں؟ اور یہ کہ جو لوگ مرزا کو مسیح موعود کہتے ہیں مرزا کے بقول ''کم فہم لوگ'' ہیں یا نہیں؟

سوال:۹ ...... مرزا بشیر احمد ایم۔اے سیرۃ المہدی میں لکھتا ہے:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کردیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہوجائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہوگئے۔''

(سیرۃ المہدی ج:۱ ص:۴۳، ایڈیشن دوم)

مرزا نے باپ کی پنشن میں خیانت کی، کیا ایسا شخص خدا کی وحی پر امین ہوسکتا

ہے؟ اور ایسا خائن اور چور مسیح موعود ہوسکتا ہے؟

سوال:۱۰......مرزا قادیانی ازالہ اوہام میں لکھتا ہے:

’’یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے، جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے، اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں، کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی، تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص:۵۵۷۔ مندرجہ روحانی خزائن ج:۳ ص:۴۰۰)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی متواتر ہے۔ ادھر مرزا کا کہنا یہ ہے کہ:

’’میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں، جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص:۱۹۰۔ روحانی خزائن ج:۳ ص:۱۹۲)

پس جو لوگ مرزا کو آنحضرت ﷺ کی متواتر پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں وہ مفتری اور کذاب ہیں یا نہیں؟

سوال:۱۱......مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام ص:۵۵۷ کی مندرجہ بالا عبارت میں اقرار کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے متواتر احادیث میں مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے، ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح بن مریم (علیہ السلام) کی کچھ علامات بھی بیان فرمائی ہوں گی، یہاں ایک حدیث ذکر کرتا ہوں، جسے مرزا محمود نے ’’حقیقت النبوۃ‘‘ ص:۱۹۲ میں نقل کرکے اس سے مسیح موعود

کے نبی ہونے پر استدلال کیا ہے، ترجمہ بھی مرزا محمود ہی کا نقل کرتا ہوں۔
مرزا محمود لکھتا ہے :

"الانبیاء اخوة لعلات، امهاتهم شتی و دینهم واحد، اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم، لانه لم یکن بینی و بینه نبی، و انه نازل، فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع، الی الحمرة و البیاض، علیه ثوبان ممصران، راسه یقطر و ان لم یصبه بلل، فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر، و یضع الجزیة، و یدعو الناس الی الاسلام، فتهلک فی زمانها الملل کلها الا الاسلام، و ترتع الاسود مع الابل، و النمار مع البقر، و الذیاب مع الغنم، و تلعب الصبیان بالحیات فلا تضرهم، فیمکث اربعین سنة، ثم یتوفی و یصلی علیه المسلمون.

یعنی''انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں، ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے، اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں، کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں، اور وہ نازل ہونے والا ہے، پس جب اسے دیکھو تو اسے پہچان لو (۱) کہ وہ درمیانہ قامت (۲) سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ (۳) زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے (۴) اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو (۵) اور وہ صلیب کو توڑے گا (۶) اور خنزیر کو قتل کرے گا (۷) اور جزیہ ترک کردے گا اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا (۸) اس کے زمانہ میں سب مذاہب ہلاک ہوجائیں گے اور صرف اسلام رہ جائے گا

(۹)اور شیر اونٹوں کے ساتھ، اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے، اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے (۱۰)عیسیٰ ابن مریم چالیس سال تک رہیں گے، اور پھر فوت ہوجائیں گے (۱۱)اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔'' (حقیقت النبوۃ ص:۱۹۲)

اس حدیث شریف میں ذکر کردہ علامات کو ایک ایک کر کے ملاحظہ فرمائیں اور پھر انصاف سے بتائیں کہ کیا آنحضرت ﷺ کی ذکر کردہ یہ علامتیں مرزا غلام احمد قادیانی میں پائی گئیں؟ اگر نہیں...... اور یقیناً نہیں...... تو مرزا کو مسیح موعود قرار دینا کس طرح صحیح ہوگا؟

سوال:۱۲...... مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات میں ہے:

''ایک دفعہ ہم دلّی میں گئے تھے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدفون اور حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر بٹھایا۔ یہ نسخہ تمہارے لئے مفید ہوا یا مضر۔ اس سوال کا جواب تم خود ہی سوچ لو۔ ایک لاکھ کے قریب لوگ اسلام سے مرتد ہوگئے ہیں۔ ہر قوم اور ہر فرقے میں سے سید، مغل، پٹھان، قریشی وغیرہ۔ یہ تو حضرت عیسیٰؑ کو بار بار زندہ کہنے کا نتیجہ ہے۔ مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں وہ استعمال کر کے دیکھو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو (جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے اور رسول کریم ﷺ نے فعلی شہادت دے دی) وفات شدہ مان لو۔'' (ملفوظات ج:۱۰ ص:۳۰۰)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی سے پہلے تیرہ صدیوں کی پوری امت مسلمہ اس عقیدہ پر متفق تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، مرزا سے پہلے کی تیرہ صدیوں میں کسی صحابیؓ وتابعیؒ اور کسی مجدد نے امت کو یہ نسخہ نہیں بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں، اب جو شخص امت کے اجماعی عقیدہ کے خلاف مسلمانوں کو کوئی اور نسخہ بتائے وہ زندیق ہے یا نہیں؟

سوال:۱۳۰...... مرزا قادیانی، چشمہ معرفت میں لکھتا ہے:

''چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے، اور آپ خاتم الانبیاءؑ ہیں، اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے، کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی، یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا، کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا، وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا، اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہوجائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی، جو قرب قیامت کا زمانہ ہے، اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے، اور اسی کا نام خاتم الخلفاءؑ ہے، پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں، اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے، اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے، کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے، اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ

کرتی ہے، اور وہ یہ ہے :**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (الصف ۱۰)**۔ یعنی ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے۔“ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے، اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا، اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو، اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے، جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں، کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔“ (چشمہ معرفت ص:۸۲،۸۳۔ روحانی خزائن ج:۲۳ ص:۹۰،۹۱)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ تمام متقدمین کا اجماع ہے کہ آیت شریفہ کے مطابق عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ اول تو مرزا کا دعویٰ ہی مسیح موعود ہونے کا نہیں، بلکہ مرزا کو مسیح موعود سمجھنا کم فہم لوگوں کا کام ہے (ازالہ اوہام ص:۱۹۰)۔ پھر مرزا کے وقت میں یہ عالمگیر غلبہ ظہور میں نہیں آیا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ مرزا کو مسیح موعود سمجھنا غلط اور جھوٹ ہے؟

سوال نمبر:۱۴...... مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہے یا خلاف؟ اگر مطابق ہے تو برائے مہربانی وہ احادیث جن میں مرزا صاحب کی علامات بیان فرمائی گئی ہیں مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں؟

سوال نمبر:۱۵...... مرزا صاحب اربعین نمبر۳، صفحہ نمبر۱۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۰۴ پر فرماتے ہیں :

"لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں۔ جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو :

۱۔ اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔

۲۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔

۳۔ اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے۔

۴۔ اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔

۵۔ اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج......اور

۶۔ دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"

مسیح موعود کی یہ چھ علامتیں جو مرزا صاحب نے قرآن مجید سے منسوب کی ہیں، قرآن کریم کی کس آیت میں لکھی ہیں؟ اس کا حوالہ دیجئے۔

سوال نمبر:۱۶.....اربعین نمبر۲ صفحہ ۲۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۱ پر لکھتے ہیں کہ : "انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔"

کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام کی طرف مرزا صاحب نے دو باتیں منسوب کی ہیں۔

۱۔ مسیح موعود کا چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہونا۔

۲۔ اور پنجاب میں پیدا ہونا۔

نوٹ : اربعین کے پہلے ایڈیشن میں "انبیا گزشتہ" کا لفظ تھا اوپر اسی کا حوالہ دیا گیا ہے۔ لیکن بعد کے ایڈیشنوں میں اس کو بدل کر "اولیائے گزشتہ" کا لفظ بنا

دیا گیا۔ اس تبدیلی کے بعد بھی یہ عبارت جھوٹ ہے۔

سوال نمبر: ۱۷...... ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۸۸ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۹ پر لکھتے ہیں کہ :

"ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا' اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔"

احادیث صحیحہ کا لفظ کم از کم تین احادیث پر بولا جاتا ہے۔ لہٰذا مسیح موعود کی ان دو علامتوں کو جو مرزا صاحب نے احادیث صحیحہ کے حوالے سے لکھیں ہیں' کے بارے میں کم از کم تین تین احادیث کا حوالہ دیجئے۔

سوال نمبر: ۱۸...... اس کے متصل آگے لکھتے ہیں کہ :

"اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رو سے دو صدیوں میں اشتراک رکھے گا۔ اور دو نام پائے گا۔ اور اس کی پیدائش دو خاندانوں سے اشتراک رکھے گی۔ اور چوتھی دوگونہ صفت یہ کہ پیدائش میں بھی جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔"

اگر یہ مرزا صاحب کا سفید جھوٹ نہیں تو فرمایا جائے کہ مسیح موعود کی یہ چار علامتیں حدیث کی کس کتاب میں لکھی ہیں؟

سوال نمبر: ۱۹...... ازالہ اوہام صفحہ ۸۱ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ پر فرماتے ہیں کہ

"صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔"

کیا صحیح مسلم کی حدیث میں حضرت مسیح کا آسمان سے اترنا لکھا ہے؟

سوال نمبر: ۲۰..... شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳۷ پر لکھتے ہیں کہ:

"اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً" صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ "**ھذا خلیفۃ اللہ المھدی**" اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

ہمارے سامنے صحیح بخاری کا جو نسخہ ہے اس میں تو یہ حدیث **ہذا خلیفۃ اللہ المھدی** ہمیں کہیں نہیں ملی۔ لیکن جس طرح مرزا صاحب کے گھر میں قرآن کریم کا ایسا نسخہ تھا جس میں "**انا انزلناہ قریبا" من القادیان**" لکھا تھا (ازالہ اوہام ص ۷۶ تا ۷۷، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ حاشیہ)، اسی طرح شاید ان کے مسیح خانہ میں کوئی نسخہ صحیح بخاری کا ایسا بھی ہو جس میں سے دیکھ کر مرزا صاحب نے یہ حدیث لکھی ہو۔

بہرحال اگر مرزا صاحب نے صحیح بخاری شریف کا حوالہ صحیح دیا ہے تو ذرا اس صفحہ کا عکس شائع کردیجئے اور اگر جھوٹ دیا ہے تو یہ فرمایئے کہ جو شخص صحیح بخاری جیسی معروف و مشہور کتاب پر جھوٹ باندھ سکتا ہے، وہ اپنے دعویٰ مسیحیت میں سچا ہوگا؟ کیونکہ مرزا صاحب ہی کا ارشاد ہے کہ ایک بات میں جھوٹ ثابت ہوجائے تو پھر دوسری بات میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

سوال نمبر:۲۱...... ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۷ حاشیہ پر لکھتے ہیں :

"اس (محمدی بیگم سے نکاح کی) پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ : یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔"

مرزا صاحب کی اس تحریر سے پہلے ان کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم موجود تھیں اور مبارک احمد کے علاوہ باقی سب صاحبزادے بھی پیدا ہو چکے تھے' لیکن مرزا صاحب نے مسیح موعود کی ان دو علامتوں سے "خاص شادی" اور "خاص اولاد" مراد لی ہے یعنی محترمہ محمدی بیگم اعلی اللہ مقامہا سے نکاح اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد۔ مگر مرزا صاحب کو یہ نکاح ہی نصیب نہ ہوا' اولاد تو کیا ہوتی۔ فرمایئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی نعوذ باللہ غلط تھی یا مرزا صاحب کی مسیحیت غلط ٹھہری؟ اور یہ بھی فرمایئے کہ جب یہ پیش گوئی مرزا صاحب پر صادق ہی نہ آئی تو مرزا صاحب کے سیاہ دل منکروں کا جواب کدھر گیا

گیا؟ اور یہ بھی فرمائیے کہ جس شخص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی صادق نہ آئے' وہ مسیح موعود ہو سکتا ہے؟ اور اسی پیشنگوئی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

"یاد رکھو کہ اگر اس پیش گوئی کی دوسری جزو (یعنی احمد بیگ کے داماد کی موت اور محترمہ محمدی بیگم کا مرزا صاحب کے حجلہ عروسی میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بد تر ٹھہروں گا"۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۸)

نیز فرماتے ہیں کہ :

"میں اس کو صدق و کذب کا معیار ٹھہراتا ہوں اور میں نے نہیں کیا۔ مگر بعد اس کے مجھے میرے رب کی جانب سے خبر دی گئی"۔

(انجام آتھم ص ۲۲۳ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۳)

مسیح موعود کی یہ خاص علامت محمدی بیگم (اعلیٰ اللہ مقامہا) سے نکاح کی سعادت تو مرزا صاحب کو نصیب نہ ہوئی۔ جس کی بنا پر وہ باقرار خود "ہر بد سے بد تر" اور "کاذب" ٹھہرے۔ اب فرمائیے! اگر مرزا صاحب کو "المسیح الکذاب" کا خطاب دیا جائے تو کیا یہ انہی کے اقرار کے مطابق واقعہ کی صحیح ترجمانی نہیں؟

سوال نمبر: ۲۲...... مرزا صاحب تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۳ پر لکھتے ہیں :

"اس کے (یعنی مسیح موعود کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے

مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہوجائے گی۔
وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر
قیامت قائم ہوگی۔"

فرمایئے! مرزا صاحب کے وجود میں "مسیح موعود" کی یہ خاص علامت پائی گئی ہے؟ کیا ان کے مرنے کے بعد جتنے انسان پیدا ہوئے وہ سب وحشی ہیں؟ اور انسانیت صفحہ ہستی سے مٹ گئی ہے؟ کیا کوئی بھی حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنے والا دنیا میں موجود نہیں؟

اگر مرزا صاحب میں یہ علامت نہیں پائی گئی تو وہ مسیح موعود کیسے ہوئے؟ اور اگر پائی گئی ہے تو دور کے لوگوں کا تو قصہ جانے دیجئے' خود قادیانی جماعت کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ کیا یہ بھی وحشیوں کی جماعت ہے؟ کیا ان میں حقیقی انسانیت قطعاً" نہیں پائی جاتی؟ اور ان کو حلال و حرام کی کچھ تمیز نہیں؟

سوال نمبر: ۲۳.....مرزا صاحب مسیح بنے تو انہوں نے اپنے گھر میں دجال بھی گھڑلیا یعنی پادری یہاں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ پادری تو دنیا میں پہلے سے موجود تھے بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے بھی پہلے اور ان کے مشرکانہ عقائد و نظریات بھی پہلے سے چلے آرہے تھے جس پر قرآن کریم گواہ ہے مگر دجال کو تو قتل کرنا تھا جب کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے پون صدی ہورہی ہے اور ان کا دجال ابھی تک دنیا میں دندناتا پھر رہا ہے۔ مسیح موعود کی یہ علامت مرزا صاحب پر کیوں صادق نہیں آتی؟

دوسرے' دجال کو دنیا میں صرف چالیس دن رہنا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آتا ہے مگر مرزا صاحب کے خود ساختہ دجال کا چلہ ابھی تک پورا ہی ہونے

میں نہیں آتا۔

تیسرے، مرزا صاحب لکھتے ہیں :

"میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔

پس دنیا کیوں مجھ سے دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا۔ اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں"۔

(اخبار البدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

دنیا گواہ ہے کہ مرزا صاحب کے آنے کے بعد دین اسلام کو ترقی نہیں ہوئی بلکہ تنزل ہوا۔ حد یہ ہے کہ آج تک خود ان کی اپنی جماعت خارج از اسلام ہے۔ کیا قادیانی صاحبان سب دنیا کے ساتھ مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے کی گواہی نہیں دیں گے؟ فرمایئے۔ اب مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔